جنگِ بدر

کفر و اسلام کی پہلی کشمکش کا نام جنگِ بدر ہے۔ بدر ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریباً چھے میل کی دوری پر واقع ہے وہیں یہ جنگ وقوع پذیر ہوئی تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد فقط تین سو تیرہ تھی اور مشرکینِ مکّہ کی تعداد تقریباً ایک ہزار۔ مسلمان بالکل تہی دست اور بے سروسامان اور کفارِ مکہ ہر طرح کے سامانِ حرب و ضرب سے مسلح تھے۔ ان کو اپنی کثرتِ تعداد پر غرور تھا۔ مسلمان کو وہ بہت کمزور اور مفلس سمجھ رہے تھے اور بظاہر یہ بات بھی تھی۔ کیونکہ جہاں تک اسلحہ کا تعلق ہے مسلمانوں کے پاس صرف آٹھ تلواریں اور چھے زرہیں تھیں۔ سواری کے گھوڑے بہت ہی کم تھے۔ یعنی ایک گھوڑا یا اونٹ چار چار پانچ پانچ مجاہدوں کے حصے میں آیا تھا۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا سبھی روزے سے تھے ایسی حالت میں اپنے سے تین گنی طاقت سے ٹکرانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اسلئے

Badar

آغازِ جنگ سے قبل حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ بدر میں سجدہ ریز
ہوئے اور بارگاہِ خداوندی میں دعا کی

"خدایا اگر حق کی یہ چھوٹی سی جماعت ہلاک ہوگئی
تو زمین پر تیرا سچا عبادت گزار کوئی نہیں رہے گا"

حضورؐ کی یہ دعا فوراً بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوئی اور اللہ نے مسلمانوں کی شاندار غیبی مدد فرمائی۔ مسلمان بڑی بے خوفی سے لڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدانِ جنگ کا نقشہ پلٹ گیا۔ تقریباً ستّر مشرکین جہنم رسید ہوگئے سردارانِ قریش میں ابوجہل، عتبہ اور شیبہ وغیرہ اسی جنگ میں کام آئے اور تقریباً ستّر کافروں کو قیدی بھی بنا لیا گیا۔ مسلمانوں کی طرف سے صرف چودہؓ مجاہدین راہِ حق میں شہید ہوئے۔ ان میں کچھ انصار تھے اور کچھ مہاجرین۔ اس جنگ میں ذلت آمیز شکست کے بعد کافروں کی کمر ٹوٹ گئی۔ گھر گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ انہوں نے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا کہ مسلمان اتنی کاری ضرب لگائیں گے۔ اس بڑی ذلت کے احساس نے ان کی راتوں کی نیند حرام کر دی۔ لیکن اس کے باوجود یہ

کفار اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئے۔ اور جذبۂ انتقام نے اس بات پر مجبور کیا
کہ بچے ہوئے زندہ مسلمانوں کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر جرار تیار کیا جائے
لیکن اس کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوا۔

جنگ بدر کے تمام تر اسباب معاشی اور سیاسی تھے۔ ابھی
دو سال پہلے کی بات تھی کہ مکہ میں مسلمانوں کا رہنا مشکل کر دیا گیا تھا اور جب
مدینہ طیبہ جانے کے بعد مسلمان بہت ہی متحد، منظم اور مضبوط ہوگئے تھے
اس حد تک کہ اب قریش تجارت کے لئے مدینہ منورہ کا راستہ اختیار نہیں کر
سکتے تھے۔ ان کو چھپ کر اور بڑی لمبی مسافت طے کر کے تجارت کے لئے جانا پڑتا تھا
انکی نقل و حرکت کی آزادی ختم ہوگئی تھی اور کاروبار بھی ٹھپ پڑ گیا تھا
منافع کم ہونے لگے اور گھاٹے زیادہ۔ ساتھ ہی مسافت بڑھ جانے کی وجہ
سے لٹ جانے کا اندیشہ بھی پیدا ہوگیا تھا۔ اسی لئے قریش نے سوچا
کہ اب بغیر جنگ کئے دوسرا چارہ نہیں۔ کیونکہ اسی طرح کافروں کی طاقت بڑھتی
جائیگی اور ابھی جو رہی سہی آزادی حاصل ہے وہ بھی کہیں ختم نہ
ہوجائے۔ اور آنحضرتؐ بھی انتقامی کاروائی پر نہ اتر آئیں۔

Tang-e-Badar

Date ______
Page No. ______

اگر ایسا ہوا تو کافروں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اسی لئے تمام کفار مکہ نے
متحد ہو کر مسلمانوں کو نیست و نابود کر دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جس کا حامی
ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون چنانچہ اللہ نے مسلمانوں کو شاندار فتح
عطا فرمائی اور کفار کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا۔